مطبوعات

کتاب: سوانح قاسمی
مؤلف: مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم
ناشر: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور
ضخامت: تین حصے دو جلدوں میں
کل صفحات: ۱۳۲۰
قیمت: ہر دو حصہ مجلد/۱۳۵ روپے

برصغیر کی دینی و سیاسی تاریخ میں دیوبند کا ایک درس گاہ کے علاوہ ایک مدرسۂ فکر کی حیثیت سے بڑا مقام ہے اور دیوبند کو جن ہستیوں نے ابتداً دیوبند بنایا تھا، اُن میں صدیقی خاندان کے مولانا محمد قاسم نانوتوی کا خاص مرتبہ ہے۔ اسی ہستی کے متعلق فاضل صاحبِ قلم مولانا مناظر احسن کے قلم سے یہ ضخیم کتاب ہمارے سامنے ہے۔

افسوس ہے کہ کتاب کے شایانِ شان جامع تبصرے کے لیے ہمارے پاس کافی صفحات نہیں ہیں — مختصراً چند باتیں عرض ہیں۔

کتاب میں سوانحی عنصر کافی ہے، مگر اتنا نہیں کہ مولانا نانوتوی کی سوانح نگاری کا حق ادا ہو جائے۔ حقائق و واقعات کو اپنے حسنِ بیان کی وجہ سے مناظر گیلانی صاحب بہت پھیلا کر بیان کرتے ہیں اور قاری کو بہائے جاتے ہیں۔ موضوع کی ضروریات پر لطفِ بیان کا ذوق غالب آ جاتا ہے۔ سوا تیرہ سو صفحے کی اس کتاب میں زیادہ تر مواد ایک تو خاندان اور نسبی احوال پر مشتمل ہے، دوسرے مولانا کی شخصیت کے رنگِ تصوف پر، تیسرے کچھ باتیں مناظروں کے متعلق ہیں — ہم خواہش رکھتے تھے کہ مولانا محمد قاسم کا نظریۂ تعلیم، طریقِ تدریس، اُن کے بعض فتاویٰ، ذاتی اور مدرسے سے متعلق خطوط، نمونے کے بعض درس، ان کی تحریروں کے اقتباسات اس طریق سے سامنے آتے کہ قارئین جان لیتے کہ مولانا قاسم مغفور نے دیوبند اور ملت کو کیا دیا، اور کس نہج پر اپنے طلبہ کی فکری و علمی تعمیر کی۔

یہ اعتراض نہیں، بلکہ ہم نے اپنی ایک حسرت کا اظہار کیا ہے۔ ورنہ مولانا قاسم مغفور کا تذکرہ ہو، اور

مولانا گیلانی مرحوم کا قلم تو ایسی تحریر کو کون قابلِ قدر گردانے گا۔

مولانا گیلانی مرحوم کا قلم تو ایسی تحریر کو کون قابلِ قدر گردانے گا۔

کتاب: خیر البشرؐ کے ۴۰ جان نثار
مؤلف: طالب ہاشمی
ناشر: البدر پبلی کیشنز۔ لاہور
ضخامت: پونے پانچ سو صفحات
سفید کاغذ
قیمت: مجلد اعلیٰ ۴۲/- روپے

اس کتاب کو اپنے درخشاں موضوع، اور مخلص و قابل مؤلف کی وجہ سے جو قدر و قیمت حاصل ہے، اُس کے پیش نظر میرا ارادہ تھا کہ قدرے تفصیل سے بات کی جائے، مگر "مطبوعات" کے لیے کبھی جگہ نکلتی ہی نہیں اور کبھی دو تین صفحات نکلتے ہیں، اُدھر کتابوں کا ایک انبار ہے۔ لہٰذا مجبوراً اسے مؤخر کرنے سے بہتر یہ سمجھا کہ اجمالاً تعارف کرا دیا جائے۔ مؤلف کچھ ہی عرصہ پہلے "شمع رسالت کے ۳۰ پروانے" نامی کتاب حالاتِ صحابہ کے سلسلے میں لکھ چکے ہیں اور پہلے بھی اس میدان میں خاصا کام کیا ہے، انشاء اللہ آئندہ بھی کریں گے۔ آج اگر طالب ہاشمی کے پیچھے کوئی دار المصنفین موجود ہوتا تو وہ یقیناً چھوٹے سے "شبلی ثانی" شمار ہوتے۔ بیچارے مشکل اشاعتی حالات میں عرق ریزی کر کے کام کر رہے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر دنیا میں احیائے اسلام کا کام ہونا ہے تو بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ اسلام کا عملی مفہوم سیرتِ پاک اور سِیَرِ صحابہ سے اخذ کیا جائے اور یہ جانا جائے کہ اسلامی اجتماعیت کیسی اکائیوں سے بنتی ہے۔ دنیا میں کسی لیڈر اور کسی تحریک کو ویسے مخلص اور جان نثار ساتھی نہیں ملے جیسے آنحضورؐ کے فیضانِ نظر کے تربیت یافتگان مکہ و مدینہ کی تحریکِ انقلاب کو ملے تھے۔ طالب ہاشمی ایسے چالیس مثالی انسانوں کی تجلیات ایمان و اخلاق کو اپنی کتاب کے اوراق پر سجا کر لاتے ہیں۔ طالب صاحب کی تحریر کی رُوح خلوص ہے، جن ہستیوں پر انہوں نے لکھا ہے اُن سے گہری محبت و عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ مؤلفانہ حیثیت سے وہ تحقیق و مطالعہ کے بعد جچے تُلے حقائق سامنے لاتے ہیں۔ اور کمزور باتوں کو چھانٹ دیتے ہیں۔ کوئی مؤرخانہ و سوانحی کام اس اہتمام کے بغیر معیاری نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں طالب صاحب بہت اچھی زبان میں لکھتے ہیں جس میں صحت، سنجیدگی اور وقار کا خیال رکھا جاتا ہے اور کوئی مصنوعیت نہیں ہوتی۔

حج، عمرہ اور زیارتِ مزارِ نبویؐ
مؤلف: محمود الحسن خسرو
ناشر: مولف، ۳۰/۲، سومبراج ہیٹول روڈ گارڈن ویسٹ۔ کراچی
ضخامت: ۳۲۴ صفحات
قیمت: درج نہیں۔

حج و عمرہ کے موضوع پر راقم کی نظر سے بہت سی کتابیں گذری ہیں، ان میں سے بعض بہت اچھی اور جامع تھیں۔ یہ کتاب بھی بڑی اہم ہے اور مجھے پسند آئی۔ موضوع سے متعلق تمام مسائل کو کتاب و سنّت کے مآخذ کے ساتھ حسنِ ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ مختلف فقہاء کا نقطۂ نظر سامنے آتا ہے۔ فقہ حنفی کے احکام کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ بہت سے جزئی اور باریک مسائل بھی درج ہیں۔ بعض مقامات پر صرف ایک پہلو سے کھٹک ہوتی ہے۔ کہیں کہیں استنباطی اختلافات۔ کو بیان کر کے قاری کو کسی خاص نتیجے پر پہنچائے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کے سامنے کم سے کم مسلکِ راجح تو واضح ہو جانا چاہیے تھا۔ بصورت موجودہ ایسے مقامات صرف اہلِ علم کی دلچسپی کا میدان بن سکتے ہیں جو تحقیقی کام کرتے ہوں۔ علماء کے ساتھ ساتھ عام قاری کی ضروریات کو بھی پوری اہمیت ملنی چاہیے تھی۔

کتاب: چراغِ سنّت
مؤلف: مولانا سید فردوس شاہ صاحب
ناشر: مکتبہ نذیریہ۔ لاہور
ضخامت: ۳۲۷ صفحات
قیمت: ۳۰ روپے

مسلمان کے لیے قرآن کے بعد دوسرا ماخذِ ہدایت سنّتِ رسولؐ ہے۔ اس کے بعد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کتاب و سنّت سے استنباط کردہ یا اجتہاداً اخذ کردہ احکام و اشارات ہوں پھر قیاس، استحسان اور اجماع کے مخصوص دوائر ہیں۔

سنّت کا احیا کرنا، مسلکِ پیرویٔ سنّت کی دعوت دینا۔ سنّت سے تجاوز کے رجحانات کے غبار کو صاف کرنا دین کی بڑی خدمت ہے۔

ہم حسنِ ظن رکھتے ہیں مولانا سید فردوس شاہ صاحب کی نیت مسلکِ پیروی سنّت پر زور دینا ہے۔ مگر ان کی اس کتاب پر مناظرانہ رنگ غالب ہو گیا ہے۔

دوسری طرف کی مناظرانہ باتوں کو اگر سامنے رکھیں تو سید فردوس شاہ کو ایسے کو تیسا کے اصول پر جواب دینے سے روکا نہیں جا سکتا۔ مگر دعوتِ اسلامی کا مقصد مناظرانہ طریقوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

دوسری جانب کے جو حوالے سید فردوس شاہ صاحب نے درج کیے ہیں، وہ پڑھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کیا یہ مسلمانوں کی سی بات چیت ہے۔ مثلاً:

"آج کل کے وہابی، رافضی وغیرہ، ایسا شخص سب سے بدتر مرتد ہے۔ اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا۔ اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد، اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہوگا، مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے۔ خصوصاً وہابیہ دیوبندیہ"

مؤلف نے احکام شریعت ص ۱۲۱ کا حوالہ دیا ہے۔ اصل کتاب یا عبارت نہیں دیکھی جا سکی۔ اب اِدھر کی سُنیے!

"بریلوی حضرات کی اصلاح قرآنِ کریم اور حدیث شریف کے معیاری دلائل سے نہ ہوتی ہے، نہ ہو سکتی ہے۔" (عرض مؤلف)

اور — "چراغ سنت ایک خنجر ہے جو بدعت کی کمر میں پیوست ہو چکا ہے۔" (دیباچہ طبع دوم)

مگر نہ اُدھر کے فتووں سے وہابیت و دیوبندیت ختم ہو سکتی ہے، نہ اِدھر کے خنجر سے بدعت یا بریلویت کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ بجائے اس مناظرانہ طرزِ خطاب کے، اگر دردمندانہ اور برادرانہ اور خیرخواہانہ انداز میں ایک دوسرے کو تلقین کی جائے، کفر کے فتووں سے اجتناب کیا جائے اور یہ نقطۂ نظر ختم کر دیا جائے کہ ہر اختلاف کرنے والے کا قلع قمع کر دینا ہے تو شاید دین کی خدمت زیادہ بہتر طور پہ کی جا سکتی ہے۔

مثلاً "چراغ سنت" میں جن حقیقتوں کو بیان کیا گیا ہے، انہیں اگر سید فردوس شاہ صاحب کسی خاص فرقے کو نشانہ بنائے بغیر اور کسی کا نام لیے بغیر خالص اصولی اور مثبت طور پر بیان کرتے اور جن غلط چیزوں کو وہ غلط کہنا چاہتے ہیں، انہیں بھی سنجیدگی سے غلط ثابت کرتے تو یہ کتاب زیادہ قیمتی اور وسیع الاثر ہوتی۔

یہی مشورہ ہمارا دوسرے فریق کے لیے ہے، بلکہ ہر مذہبی گروہ کے لیے!

اگر مناظرانہ رنگ سے قطع نظر کر لیا جائے تو اس کتاب میں بہت سے مفید حقائق مذکور ہیں اور سنت

کے حق میں دلائل اور حوالے موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کر سید فردوس شاہ صاحب اس کو دوبارہ علمی و تحقیقی سطح پر لکھیں۔

کتاب : اعترافِ عظمت
مرتب : عین الحسنین نون
ناشر : مکتبۂ تعمیر انسانیت۔ اردو بازار۔ لاہور
ضخامت : ۵۶۵ صفحات
سفید کاغذ۔ مجلد
قیمت : ۳۵/- روپے

عالمی تحریکاتِ اسلامی کے مشترک رہنما اور مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی مغفور و مرحوم کی وفات پر لکھے جانے والے مضامین، تاثرات، اخباری نوٹ، بیانات، مناظر سفرِ آخرت، سانحہ کے متعلق انٹرویوز کا یہ ایک اچھا مجموعہ ہے۔ مشاہیر اہل قلم کے تاثرات یک جا کر دیے گئے ہیں۔

اُمید ہے کہ یہ مجموعہ مولانا ئے مغفور کی سوانح، ان کی فکر، اُن کے کام، اُن کے مزاج، اُن کے سفرِ آخرت کے مختلف مراحل کے متعلق مفید معلومات و تاثرات کو سامنے لاتا ہے۔

کتاب : ائمہ سلف اور اتباع سنت
مصنف : شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ
مترجم : پروفیسر غلام احمد حریری۔
ناشر : طارق اکیڈیمی۔ فیصل آباد
صفحات : ۱۳۲۔ سفید کاغذ۔ چھوٹا سائز
قیمت : رنگین ٹائیٹل کے ساتھ ۶/- روپے

موضوع بھی بڑا اہم ہے اور مؤلف بھی عظیم المرتبہ۔ چھوٹی سی کتاب واضح کرتی ہے کہ ائمہ سلف خواہ وہ محدثین ہوں یا فقہا۔ اتباعِ سنت کے اصول پر مضبوطی سے قائم ہے۔ فرق صرف اس بنا پر ہوتا ہے کہ بعض ائمہ کو کوئی خاص حدیث پہنچی اور بعض کو پہنچی ہی نہیں۔ اسی طرح کوئی حدیث ایک فریق کی نگاہ میں روایت۔ و درایت کو پورا کرتی ہے۔ دوسری نہیں کرتی۔ اس کے باوصف بڑے بڑے احکام میں مختلف بزرگ اسلاف تقریباً یک آہنگ ہیں۔ تفصیلی احکام میں جزئی اختلافات ہیں۔ مگر ان اختلاف نے کبھی کوئی بڑی تفرقہ پیدا نہیں کی۔ سارے فقہاء و محدثین کی سمتِ سفر ایک ہی تھی۔ اور قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھے۔ فقہی اختلافات کی بنیاد پر تفرقہ

تو پیروان آتمہ کا پیدا کردہ ہے۔

اس مختصر سی کتاب کو پڑھ کر شریعت کے بہت سے اہم گوشے سامنے آتے ہیں اور فقہ کا دروبست سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

کتاب : تنقید و تحریک
مؤلف : ڈاکٹر احمد سجاد ایم۔اے ڈی لٹ
ناشر : گہوارۂ ادب۔ طارق منزل
بریاتو۔ رانچی ۔ انڈیا
ضخامت : ۱۲۸ صفحات۔ مجلد مع سرورق
قیمت : -/۲۵ روپے

ادب کے دائرے میں تو فلاحی و تعمیری کام خاصا ہوا، مگر تنقید کے میدان میں یا تو مغربی معیارات کے ساتھ کام ہوا یا اشتراکی نقطۂ نظر سے بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (جنہوں نے پیش رس لکھا ہے) ـــــ "بنے بنائے فارمولے، اوڑھے ہوئے نظریات، دل و دماغ پر تالے پڑے ہوئے، اور چابی ایسی جگہ پر جہاں آرام طلبی اور تساہل کے ہاتھ پہنچ نہیں پاتے۔ ان حالات میں اگر کوئی اپنے ذہن سے سوچتا اور اپنی زبان سے بات کرتا ہوا نظر آتا ہے تو مسرت ہوتی ہے" (ص: د) کیا خوب کہا ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب نے کہ: "افق ادب پر ایک نیا محقق طلوع ہونے والا ہے"۔ (ص۔ ق)

ڈاکٹر سجاد کے اصولی تصورات میں سے ایک یہ ہے کہ "ادبی عمل باندازِ جمال ہوتا ہے"۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ: "میں چونکہ حیات و کائنات کو انتہائی بامعنی اور بامقصد سمجھتا ہوں ـــــ اور سی ای ایم جوڈ کے اس نتیجۂ فکر کی پوری تائید کرتا ہوں کہ یہ بات ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے کہ بالعموم کائنات، اور بالخصوص انسانی زندگی کا کوئی مقصد یا نصب العین نہ ہو، اور مادے کے اجزا لایعنی طور پر بے مقصد، خواہ مخواہ اِدھر اُدھر حرکت کرتے پھر رہے ہوں"۔ (ص: ۲، ۳) ساتھ ہی وضاحت کر دی کہ ادب میں نری مقصدیت اور پند و نصیحت یا غیر ادبی اظہار کو ادب کے منافی خیال کرتا ہوں۔ (ص: ۳) پھر لکھا کہ: "میری ناچیز رائے میں انسانی زندگی میں اخلاقی قدروں کو جو اہمیت حاصل ہے وہی اہمیت ادب میں بھی اُن کو حاصل ہے"۔ (ص۔ ۳) "مگر ادب میں اخلاقی قدروں کا ایجابی پہلو، جذباتی اور جمالیاتی انداز میں ہونا چاہیے"۔ (ص۔ ۷) ڈاکٹر صاحب توازن و اعتدال کے بہت قائل ہیں اور کتاب میں آراء کا اظہار توازن و اعتدال ہی سے کیا ہے۔

ڈاکٹر احمد سجاد جنہوں نے "ڈی لٹ" کی ڈگری کے لیے میر غلام علی عشرت بریلوی (متوفی ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء) پر

مقالہ لکھا جنہوں نے عشرت کی مثنوی پد، ونت کو مکمل کیا تھا، اپنے نظریات کی وضاحت کے لیے "ادب کی بنیادی قدریں اور موجودہ رجحان" "تخلیق و تحریک" اور احتشام حسین کے تنقیدی نظریات کے موضوعات پر مقالے لکھے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے نظریات کی انطباقی قدر و قیمت ان تحریروں سے واضح ہوتی ہے جو آپ نے احتشام حسین اور میر غلام علی عشرت کے علاوہ "غالب، اقبال، جمیل مظہری، اور عروج زیدی کے کام" پر لکھے ہیں، مخالف و موافق سب سے ہی پورا پورا انصاف برتا ہے اور ترقی پسندی اور جدیدیت پر بھی معتدل انداز میں اظہار خیال کیا ہے۔

اس کتاب میں چند اہم مسائل پر بھی بحثیں ملتی ہیں۔ "افسانہ کل اور آج" "اردو کے تعلیمی مسائل"، "پہلے اپنے پیکر خاکی میں جان پیدا کرے"، "نثری داستانوں کے تدریسی مسائل" سارے مضامین اپنے اندر جاذبیت رکھتے ہیں اور ان کو پڑھتے ہوئے ایک تازہ تر نقطۂ نظر ملتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا فن تنقید ڈاکٹر احمد سجاد احمد سے مستقبل کی بڑی امیدیں وابستہ کر سکتا ہے۔

افسوس کہ ہم اس کتاب کے سامنے ان اوراق میں پورا پورا انصاف نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری جگہ تفصیلی گفتگو ہوگی۔

کتاب: سیرت ابوتراب رضؓ
مؤلف: ابن عبدالشکور
ناشر: بنگلور بک ہاؤس بنگلور (انڈیا)
کاغذ طباعت عمدہ، ضخامت ۸۰ صفحات
قیمت: درج نہیں۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت کی جھلکیاں بڑے مؤثر انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اس مختصر کتاب کو پڑھ کر بآسانی خلیفۂ رابع کا رتبۂ عالی پہچانا جا سکتا ہے۔ مؤلف نے ایسی خوبصورتی سے شانِ مرتضویؓ کو بیان کیا ہے کہ کسی اور صاحبِ مقام ہستی کی ذرہ بھر تنقیص نہیں ہوتی۔ دعائے ابراہیم و خلیل (علیہما السلام) کی قبولیت کا مظہر جس طرح حضورِ پرنور کی بعثت ہے، اسی طرح "اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ" کا ظہور بھی ثمرۂ دعا ہے۔ پیغمبر آخر الزماںؐ اور اُس کی تیار کردہ امتِ وسط کے مجموعی تاریخی نقشے میں سیدنا علی مرتضیٰ کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اس صحت مندانہ سوانح نگاری کی وجہ سے نہ تو حضرت علیؓ کی شخصیت کوئی عجوبہ بنی، اور نہ وحیاتِ ملت کے شجرۂ طیبہ سے منقطع کوئی شاخ۔ مؤلف نے تمام اصحابِ رسولؐ کو ایک خاندان اور ایک کارواں کی طرح دکھایا ہے جس کی سربراہی اولاً نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔

پھر خلیفۂ اول، پھر دوم، پھر سوم، پھر چہارم، یہ ایک تسلسلِ عمل مشترک ہے۔ مؤلف نے کسی نقطۂ نظر کے لوگوں کی تنقیص و تعریض سے دامنِ قلم کو بچایا بھی ہے اور جو گرد حضرت علیؓ کی شخصیت کے گرد غلوِ محبت یا خارجیت کی وجہ سے پھیلی ہوئی تھی، اُسے چھانٹ بھی دیا ہے۔ اس طرزِ سوانح نگاری سے شخصیتوں کی روشنی میں نگاہیں خود اسلام کے جمال کی طرف ہوتی ہیں۔

محض ایک نظر

غمِ اعلیٰ — یہ گوہر ملسیانی صاحب کا مرتب کردہ مجموعۂ اشعار ہے۔ اس میں مختلف شعراء کی وہ نظمیں جمع کی گئی ہیں جو سید مودودی مغفور کی رحلت پر لکھی گئی تھیں۔ ۱۲۸ صفحات کا یہ مجموعہ دس روپے میں ملتا ہے۔ یہ گوہر ادب پبلی کیشنز (مظہر فرید کالونی) صادق آباد کا شائع کردہ ہے۔

وہ سورج بن کر اُبھرے گا — یہ راقم الحروف کی ان نظموں کا مجموعہ ہے جو سید مودودی مغفور کی وفات کے بعد متواتر لکھی جاتی رہیں۔ ان کے ساتھ وہ چند نظمیں بھی شامل کر دی گئی ہیں جو مولانا مغفور کی زندگی میں اُن کے متعلق لکھی گئی تھیں۔ یہ مجموعہ البدر پبلی کیشنز لاہور کا شائع کردہ ہے، اور ۱۵/- روپے میں مل سکتا ہے۔

المنذیر — یہ عربی زبان میں مجاہدینِ سوریہ کا ترجمان ہے۔ نُصیری حکومت، سُنی اکثریت خصوصاً اخوان المسلمون پر جو مظالم ڈھا رہی ہے، اُن کی تفصیل اس میں پیش کی جاتی ہے، اور حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ مذکور نہیں۔ شاید بربنائے احتیاط مقامِ اشاعت کو مخفی رکھا گیا ہے۔ دو چار پرچے ہم تک آئے ہیں۔ کوئی صاحب چاہیں تو حاصل کر سکتے ہیں۔